سوال

(563) اہلحدیث نام کی ابتداء

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا محمد حسین بٹالوی نے انگریز سے اہلحدیث نام الاٹ کروایا اس دعوے میں کتنی صداقت ہے ؟ کیا برِ صغیر میں اہلحدیث نام انگریز کے دور سے قبل جماعتِ اہلحدیث کے خاص نہیں تھا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ دعوی بالکل بے بنیاد اور باطل ہے، اور مسلکی تعصب میں مبتلا لوگوں کا گھڑا ہوا ہے، شیخ زبیر علی زئی اہلحدیث کی ابتداء پر روشنی ڈالتے ہوے فرماتے ہیں :

جس طرح عربی زبان میں ''اہل السنۃ'' کا مطلب ہے سنت والے۔ اسی طرح ''اہل الحدیث'' کا مطلب ہے حدیث والے۔

جس طرح سنت والوں سے مراد صحیح العقیدہ سنی علماء اور ان کے صحیح العقیدہ عوام ہیں، اسی طرح حدیث والوں سے مراد صحیح العقیدہ محدثین کرام اور ان کے صحیح العقیدہ عوام ہیں۔

یاد رہے کہ اہل سنت اور اہل حدیث ایک ہی گروہ کے دو صفاتی نام ہیں۔

صحیح العقیدہ محدثین کرام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً

1۔ صحابہ کرامؓ

2۔ تابعین عظام رحمہم اللہ اجمعین

3۔ تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین

4۔ اتباع تبع تابعین رحمہم اللہ اجمعین

5۔ حفاظ حدیث رحمہم اللہ اجمعین

6۔ راویان حدیث رحمہم اللہ اجمعین

7۔ شارحین حدیث وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین

صحیح العقیدہ محدثین کے صحیح العقیدہ عوام کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً

1۔ بہت پڑھے لکھے لوگ

2۔ درمیانہ پڑھے لکھے لوگ

3۔ تھوڑا پڑھے لکھے لوگ

4۔ ان پڑھ عوام

یہ کل (7+4) گروہ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور ان کی اہم ترین نشانیاں درج ذیل ہیں:

1۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت پر عمل کرنا۔

2۔ قرآن وحدیث اور اجماع امت کے مقابلے میں کسی کی بات نہ ماننا۔

3۔ تقلید نہ کرنا

4۔ اللہ تعالیٰ کو سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ماننا۔ کما یلیق بشانہ

5۔ ایمان کا مطلب دلی یقین، زبانی قول اور جسمانی عمل ماننا۔

6۔ ایمان کی کمی بیشی کا عقیدہ رکھنا۔

7۔ کتاب وسنت کو سلف صالحین کے فہم پر سمجھنا اور اس کے مقابلے میں ہر شخص کی بات کو رد کر دینا۔

8۔ تمام صحابہ، ثقہ وصدوق تابعین، تبع تابعین واتباع تبع تابعین اور تمام ثقہ وصدوق صحیح العقیدہ محدثین سے محبت کرنا۔ وغیرہ ذلک

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

''صاحب الحدیث عندنا من یستعمل الحدیث'' (الجامع للخطیب: 186، وسندہ صحیح)

ہمارے نزدیک صاحب حدیث وہ ہے جو حدیث پر عمل کرے۔

حافظ ابن تیمیہ نے فرمایا:

''ونحن لا نعني بأھل الحدیث المقتصرین علی سماعه أوكتابته أو روایته بل نعني بھم : كل من كان أحق بحفظه ومعرفته وفھمه ظاھراً وباطناً واتباعه باطناً وظاھراً''(مجموع فتاویٰ ابن تیمیه : جلد4، ص95)

اوراہم اہل حدیث سے مراد صرف سامعین حدیث، کاتبین حدیث یا راویان حدیث ہی نہیں لیتے بلکہ ہم ان سے ہر وہ شخص مراد لیتے ہیں جو اسے کما حقہ یاد رکھتا ہے، ظاہری و باطنی معرفت رکھتا ہے، اور باطنی و ظاہری اتباع کرتا ہے۔

حافظ ابن تیمیہ کے مذکورہ قول سے بھی اہل حدیث (کثرہم اللہ) کی دو قسمیں ثابت ہیں :

1 : عاملین بالحدیث محدثین کرام

2 : حدیث پر عمل کرنے والے عوام

حافظ ابن تیمیہ نے مزید لکھا ہے :

''اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے فرقہ ناجیہ ہونے کا سب سے زیادہ مستحق اہل الحدیث والسنۃ ہیں، جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی متبوع (امام) نہیں جس کے لیے وہ تعصب رکھتے ہوں۔ (مجموع فتاویٰ، جلد3، ص347)

حافظ ابن کثیر نے بعض سلف صالحین سے نقل کیا ہے کہ

''ہذا اکبر شرف لاصحاب الحدیث لان امامھم النبی'' (تفسیر ابن کثیر جلد4، ص164، الاسراء : 71)

یہ آیت (آیت : 71 : سورۃ بنی اسرائیل) اصحاب الحدیث کی سب سے بڑی فضیلت ہے کیونکہ ان کے امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سیوطی نے بھی لکھا ہے کہ

''لیس لاہل الحدیث منقبۃ اشرف من ذلک لانہ لا امام لھم غیرہ'' (تدریب الراوی جلد2، ص126 : نوع27)

اہل حدیث کے لیے اس سے زیادہ فضلیت والی کوئی بات نہیں کیونکہ ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرا کوئی امام (متبوع) نہیں۔

امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور امام علی بن المدینی وغیرہم رحمہم اللہ نے اہل الحدیث کو طائفہ منصورہ قرار دیا ہے۔ (دیکھیے معرفۃ علوم الحدیث للحاکم : 2 وصححہ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری ج13، ص293 تحت ح7311، مسالۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص47، سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوزی ج9، ص74 ح2229)

امام بخاری و امام مسلم کے ثقہ استاذ امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ نے فرمایا :

''دنیا میں ایسا کوئی بدعتی نہیں جو اہل حدیث سے بغض نہیں رکھتا'' (معرفۃ الحدیث للحاکم ص4 وسندہ صحیح)

امام قتیبہ بن سعید الثقفی نے فرمایا :

''جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو (سمجھ لے کہ) یہ شخص سنت پر ہے۔ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب : 143، وسندہ صحیح)

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے :

''امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حزیمہ، ابویعلیٰ، اور بزار وغیر ہم اہل الحدیث کے مذہب پر تھے، وہ علماء میں سے کسی متعین کے مقلد نہیں تھے (مجموع فتاویٰ جلد20، ص40، تحقیقی مقالات ج1ص168)

عبارات مذکور سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث سے مراد وہ گروہ ہیں :

1۔ صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے سلف صالحین ومحدثین کرام

2۔ سلف صالحین اور محدثین کرام کے صحیح العقیدہ اور تقلید نہ کرنے والے عوام

راقم الحروف نے اپنے ایک مضمون میں سو سے زیادہ علمائے اسلام کے حوالے پیش کیے ہیں جو تقلید نہیں کرتے تھے اور ان میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام یحیٰ بن سعید القطان، امام عبداللہ بن المبارک، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداوٗد السجستانی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ، امام نسائی، امام ابوبکر بن ابی شیبہ، امام ابوداوٗد الطیالسی، امام عبداللہ بن الزبیر الحمیدی، امام ابوعبید القاسم بن سلام، امام سعید بن منصور، امام بقی بن مخلد، امام مسدد، امام ابویعلیٰ الموصلی، امام ابن خزیمہ، امام ذہلی، امام اسحاق بن راہویہ، محدث بزار، محدث ابن المنذر، امام ابن جریر الطبری اور امام سلطان یعقوب بن یوسف المراکشی المجاہد وغیر ہم رحمہم اللہ اجمعین

یہ سب اہل حدیث علماء صدیوں پہلے روئے زمین پر گزر چکے ہیں۔

ابومنصور عبدالقاہر بن طاہر البغدادی نے شام، جزیرہ، آذربائیجان اور باب الابواب وغیرہ کی سرحدوں پر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا :

''وہ تمام اہل سنت میں سے اہل حدیث کے مذہب پر ہیں۔'' (اصول الدین ص 317)

ابوعبداللہ محمد بن احمد بن البناء البشاری المقدسی نے ملتان کے بارے میں فرمایا :

''مذاہبہم اکثرہم اصحاب حدیث۔ (احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ص 363)

ان کے مذاہب : ان میں اکثریت اہل حدیث ہے۔

جبکہ ان کے مقابلے میں :

فرقہ دیوبندیہ کا آغاز 1867ء میں مدرسہ دیوبند کی ابتداء کے ساتھ ہوا اور فرقہ بریلویہ کے بانی احمد رضا خاں بریلوی جو 1865ء میں پیدا ہوئے تھے۔

1۔ فرقہ دیوبندیہ اور فرقہ بریلویہ دونوں کی پیدائش سے بہت پہلے شیخ محمد فاخر بن محمد یحیٰ بن محمد امین العباسی السلفی الہ آبادی رحمہ اللہ تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ کتاب وسنت کے دلائل پر عمل کرتے اور خود اجتہاد کرتے تھے۔ (دیکھئے نزہتہ الخواطر ج6ص351)

2۔ شیخ محمد حیات بن ابراہیم السندھی المدنی رحمہ اللہ تقلید نہیں کرتے تھے اور عمل بالحدیث کے قائل تھے۔

ماسٹر امین اوکاڑوی نے محمد حیات، محمد فاخر الہ آبادی اور مبارکپوری تینوں کے بارے میں لکھا ہے :

''ان تین غیر مقلدوں کے علاوہ کسی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نے اس کو سہو کاتب بھی نہیں کہا۔'' (تجلیات صفدر ج 2، ص 243)

3۔ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی السندھی الکبیر رحمہ اللہ کے بارے میں امین اوکاڑوی نے لکھا ہے:

''حالانکہ یہ ابوالحسن سندھی غیر مقلد تھا'' (تجلیات صفدر ج 6 ص 44)

یہ سب حوالے ہندوستان پر انگریزوں کے قبضے سے بہت پہلے کے ہیں لہذا آپ نے جن لوگوں سے یہ سنا ہے کہ ''اہل حدیث حضرات انگریزوں کے دور میں شروع ہوئے ہیں پہلے ان لوگوں کا نام ونشان نہیں تھا'' بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔

رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''تقریباً دوسری تیسری صدی ہجری میں اہل حق میں فروعی اور جزئی مسائل کے حل کرنے میں اختلاف انظار کے پیش نظر پانچ کاتب فکر قائم ہوگئے یعنی مذاہب اربعہ اور اہل حدیث۔ اس زمانے سے لیکر آج تک انہی پانچ طریقوں میں حق منحصر سمجھا جاتا رہا۔'' (احسن الفتاویٰ ج 1 ص 316)

اس عبارت میں لدھیانوی صاحب نے اہل حدیث کا قدیم ہونا، انگریزوں کے دور سے بہت پہلے ہونا اور اہل حق ہونا تسلیم کیا ہے۔

حاجی امداداللہ مکی کے ''خلیفۂ مجاز'' محمد انوار اللہ فاروقی ''فضلیت جنگ'' نے لکھا ہے:

''حالانکہ اہل حدیث کل صحابہ تھے۔'' (حقیقۃ الفقہ حصہ دوم ص 228، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''اہل حدیث تو تمام صحابہ تھے۔'' (اجتہاد اور تقلید کی بیمثال تحقیق ص 48)

میری طرف سے تمام آل دیوبند اور تمام آل بریلی سے سوال ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی (یعنی ہندوستان پر انگریزی قبضے کے دور) سے پہلے کیا دیوبندی مسلک یا بریلوی مسلک کا آدمی موجود تھا؟ اگر تھا تو صحیح اور صریح صرف ایک حوالہ پیش کریں اور اگر نہیں تھا تو ثابت ہوگیا کہ بریلوی مذہب اور دیوبندی مذہب دونوں ہندوستان پر انگریزی قبضے کے بعد کی پیداوار ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1]